

سید عطاء الحسن بخاری
امیر المؤمنین، امام المتقین، قاتل المشرکین،
خلیفہ راشد و عادل سیدنا علیؑ

شجرہ نسب:

آپ کا شجرہ نسب والد کی طرف سے یوں ہے۔

علی بن عبد مناف (ابوطالب) بن عبد المطلب بن عبد ہاشم بن عبد مناف، ماں کی طرف سے علی بن فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف آپ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی ہیں۔ عبد مناف کی اولاد بہت تھی۔ اسباب معاش بہت کم، اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی کو چچا سے مانگ لیا کہ اسکی ترتیب و تعلیم اور پرورش کا میں کفیل ہوں۔ ابوطالب نے نوشی بیٹا دیدیا۔ جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پروان چڑھایا۔ کنیت: آپ کو ابوالحسن اور ابوتراب کی کنیت سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور ایک غیر مشہور کنیت آپکی ابو القاسم الهاشمی بھی ہے۔

قبول اسلام:

حضور پر نور ﷺ کو جب حکم ہوا کہ

وانذر عشیرتک الاقربین

کہ اپنے قریبوں کو آخرت کے عذاب سے ڈراؤ۔ کہ شمرک چھوڑ کر توحید ربانی کی طرف آجائیں۔ تو آپ ﷺ نے مجلس "عشیرہ" برپا کی۔ تمام اعزہ و اقرباء کی دعوت کی اور انہیں اسلام کی طرف بلایا۔ اپنی نبوت کی خبر صادق سنائی۔ تمام اعزہ خاموش رہے۔ ابولسب بھنا اٹھا اور ابوطالب بھی خاموش رہا۔ مگر سیدنا علیؑ جن کی عمر اسوقت ۷-۸-۱۰-۱۵- اور ۱۶ برس بتائی جاتی ہے۔ کھڑے ہوئے اور قبولِ حق کا اعلان فرمایا۔ توحید و نبوت کی شہادت پڑھی۔ اور حلقہ بگوش محمد ﷺ ہو گئے۔

آپ کی عمر کے بارہ میں اہل سنت و الجماعت کے محققین کا قول یہ ہے کہ آپ ۷ برس کے تھے۔ اسی لئے اہل سنت نے مستفاد طور پر کہا ہے کہ بچوں میں سب سے پہلے مسلمان علی بن عبد مناف (ابوطالب) ہیں۔ آپ کے اسلام کا سبب قوی نبی کریم ﷺ کی کفالت تھی۔ اور سیدہ خدیجہ کا قرب تھا۔ بعض لوگوں نے فضائل و مناقب کے باب میں بڑے رد کہ کا اظہار کیا ہے۔ ان میں زیادہ روایات ابن عساکر نے جمع کی ہیں۔ ابن کثیر فرماتے ہیں۔ لایصح شی منھا والله اعلم (۱)

محمد ابن کعب قرظی فرماتے ہیں۔ عورتوں میں خدیجہ الکبریٰ اسلام لائیں۔ اور مردوں میں ابوبکر و علی۔
ولکن کان ابوبکر یظہر ایمانہ و علی یکتُم ایمانہ قلت خوفاً من ایہہ ثم امرہ ابوہ
بمتابعہ ابن عمہ و نصرتہ (۲)

ہجرت:

سیدنا مولانا محمد رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ہجرت کے بعد آپ نے ہجرت کی۔
مواخات:

حضور ﷺ نے سیدنا علی کو سہل بن ضیف انصاری کا بھائی بنایا۔

و ذکر ابن اسحاق وغیرہ من اهل السیروالمغازی ان رسول الله صلی الله علیہ
وسلم اخی بینہ و بین نفسه وقد ورد فی ذلک احادیث کثیرة لا یصح شی منها
لضعف اسانیدہ و رکہ بعض متونها (۳)

ترجمہ! ابن اسحاق اور ان کے علاوہ علماء سیرت و مغازی نے ذکر کیا ہے حضور ﷺ نے سیدنا علی کو اپنا بھائی
بنایا۔ اور اس سلسلہ میں بہت سی احادیث لائے ہیں۔ لیکن ان میں سے کچھ بھی درست نہیں۔ بعض کی سند
کمزور ہے۔ اور بعض کے متن ہی رکیک ہیں۔

غزوات میں شرکت:

آپ نے غزوہ بدر میں دادِ شجاعت دی اور ہر نوع غالب رہے نبی کریم ﷺ کی توجہ سے آپ کا ہاتھ
اس دن "ید بیضاء" تھا۔ اور یہ سب نبی کریم کی توجہات کا اثر تھا۔ حضرت علی، حمزہ اور عبید ابن جراح کے
مقابلہ میں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ بھی سامنے تھے۔ تو اللہ نے ان کے باطنی و ظاہری بغض و عداوت کے
بارہ میں آیت نازل فرمائی

هذا ان خصمان اختصموا فی ربهم

بعض روایات ایسی مشہور کر دی گئی ہیں کہ ان کے رد کرنے پر جابل حسی کہ مولوی بھی جرز ہوتے ہیں کہ بدر
کے دن آسمان سے آواز آئی

"لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الاعلیٰ"

ابن عساکر کہتے ہیں یہ روایت مرسل ہے۔ (۴) ہاں ایک روایت اس وجہ سے درست مانی جا سکتی ہے کہ اس
پر قرآن گواہ ہے کہ غزوہ بدر میں اللہ نے ۸ ہزار فرشتے محمد و اصحاب محمد ﷺ کی مدد کے لئے قطار اندر قطار
نازل فرمائے اور وہ اپنی گھوڑوں پر سوار تھے۔ سیدنا علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ بدر کے دن ابوبکر کو اور مجھے نبی
کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں میں سے ایک کے ساتھ جبرئیلؑ ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور

فرمایا اسرائیل وہ عظیم فرشتہ ہے جو قتال و جہاد میں حاضر تو ہے لیکن قتل نہیں کرتا۔ (۵)
سیدنا علیؓ غزوہ احد میں بھی شریک تھے۔ اور وادِ شجاعت دیتے رہے۔ آپ انواجِ اسلامیہ کے میسنر پر مقرر تھے۔ اور سیدنا مصعب بن عمیرؓ کی شہادت کے بعد جھنڈا آپ نے تھاما۔ آپ نے احد کی جنگ میں شدید ترین حملے کئے اور مشرکین کے کشتوں کے پشتے گا دیئے۔ اور جب نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور زخمی ہو گیا تھا تو سیدنا علی نے بھی بڑھ کر آپ کا چہرہ انور صاف کیا تھا۔ آپ غزوہ خندق، حدیبیہ، خیبر میں برابر شریک اصحاب رسول رہے اسی طرح فتح حنین اور طائف میں بھی آپ بقیہ اصحاب رسول کی صف میں شامل اور معیت رسول کے حامل تھے۔

"امامت و نیابت"

سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے مدینہ سے نکلنے لگے تو سیدنا علیؓ کو ساکنانِ مدینہ پاک پر اپنا نائب مقرر کیا۔ تو سیدنا علی نے شکوا کے لہجہ میں فرمایا
"یا رسول اللہ اتخلعنی مع النساءِ و الصبیانِ؟"
اے اللہ کے رسول آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو اس کے جواب میں اعلیٰ الناس ﷺ نے فرمایا

"الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی علی؟"
تو اس بات پر راضی نہیں کہ جس طرح موسیٰ کے لئے ہارون تھے تم میرے لئے اسی طرح ہو۔ جز اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں چلے گی! یہی ایک پیریدہ ہے۔ اسی پر قناعت کرو۔ اور بس۔ اس نصیحت کا واضح تعلق اس بات سے ہے کہ یہ نبی کریم کی زندگی تک محدود حکم تھا اور وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اس حکم کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ سیدنا ہارون علیہ السلام کو جو نیابت ملی تھی۔ وہ محدود تھی۔ مطلق نہ تھی۔ اور اگر اس واقعہ کو خلافت مطلقہ مان لیا جائے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز کے لئے سیدنا علی کو نہیں فرمایا۔ بلکہ سیدنا عبد اللہ ابن ام مکتوم کو مسجد نبوی کی امامت پر مامور فرمایا۔ دوسرے یہ کہ سیدنا ہارون علیہ السلام صرف چالیس دن کے لئے نائب مقرر کئے گئے تھے اس کے بعد آپ کی ڈیوٹی ختم ہو گئی تھی اور آپ موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے چالیس برس قبل انتقال فرما گئے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ)

نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں آپ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا مگر تنہا نہیں بھیجا۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ کو بھی آپ کے ہمراہ بھیجا تاکہ حالات مکمل طور پر آپ کے قبضہ میں رہیں۔ لیکن اپنی وفات کے بعد کوئی منفی یا ظاہری حکم نہیں دیا۔ ایسی تمام روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں اور کلبواسیات کا طور جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جب سید کائنات محمد رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور حیاتیاتی عناصر ساتھ چھوڑتے ہوئے دکھائی دیئے تو سب

عباس بن عبدالمطلب نے سیدنا علیؑ کے کہا کہ تم حضور ﷺ سے پوچھو کہ آپ کے بعد کار نبوت اور امر امت کس کے سپرد ہوگا۔

سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيمن الا مر بعده؟ فقال والله لا اسئله فانہ منعنا هالا يعطينا هالمناس بعده ابدآ"

فرمایا اللہ کی قسم میں نہیں پوچھتا کہ اگر آپ نے انکار فرمادیا تو لوگ قیامت تک مجھے یہ عہدہ و نیابت نہیں دیں گے! تمام احادیث کی تفصیلات سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے خاندان کے بارے میں کوئی وصیت نیابت و امامت نہیں فرمائی۔ (۶)

رافضی اور وعظ فروش مولوی جس وصیت و امامت کی دعائی دیتے ہیں وہ سراسر جھوٹ، بہتان اور افتراء ہے اگر اس وصیت خبیثہ کو ہم حوضین اہل سنت مان لیں تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ صحابہ (معاذ اللہ) ظا ن تھے۔ جو وصیت رسول کے نفاذ میں بددیانتی کا مظاہرہ کرتے رہے۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں صحابہ کی اجماعی حیثیت کو یوں واضح فرمایا گیا ہے کہ

(۱) صحابہ انبیاء کرام ﷺ کے بعد تمام انسانوں سے بہتر ہیں

(۲) اصحاب محمد ﷺ آپ کے عہد اور بعد کے زمانہ میں بہترین زمانہ کے لوگ تھے۔

(۳) اصحاب محمد ﷺ تمام امتوں کے اشرف لوگ ہیں۔ (بعض قرآن)

(۴) اصحاب محمد ﷺ پر سلف و خلف کا اجماع ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں غیر مسئول ہیں۔ اور حسن عاقبت، نجات و مغفرت اور سعیت رسول کے خطاب یافتہ ہیں۔

لفظ اصحاب رسول ﷺ ایسا جاح لفظ ہے۔ جس میں اعزہ اقربا اور دیگر اہل ایمان برابر کے حصہ دار ہیں بخلاف دوسری نسبتوں کے کہ وہ تفریق کا موجب بنتی ہیں۔

ان سے گریزاوٹی ہے۔ (فافہم) (۷)

"بیعت و خلافت"

سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ کی شہادت کے بعد ہفتہ کے دن ۱۹ ذی الحجہ ۳۵ھ کو آپ کی بیعت عام ہوئی کہتے ہیں کہ صحابہ میں سب سے پہلے آپ کی بیعت سیدنا طلحہ نے کی۔ اور فرمایا یہ کام یوں پایہ تکمیل تک نہ پہنچے گا چنانچہ آپ مسجد میں آئے اور بیعت عام ہوئی۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ انصار کی ایک جماعت نے ان کی بیعت نہ کی ان کے اسماء یہ ہیں۔

(۱) حسان بن ثابت (۲) کعب بن مالک (۳) مسلم بن مخلد (۴) ابو سعید (۵) محمد بن مسلم (۶) کعب بن عمرو (۷) اور مدینہ کے کچھ لوگ شام کو چلے گئے۔ اور انھوں نے سیدنا علیؑ کی بیعت نہیں کی۔ ان کے اسماء یہ ہیں۔

(۱۱) قدامہ بن مظعون (۱۲) عبداللہ بن سلام (۱۳) مفیرہ بن شعبہ (۱۴) مروان بن حکم (۱۵) ولید بن عقبہ (۱۶) ابن عمر (۱۷) سعد بن ابی وقاص (۱۸) صہیب (۱۹) زید بن ثابت محمد بن ابی سلمہ (۲۰) سلمہ بن سلامہ بن ارقش (۲۱) اسامہ بن زید، رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ایک اور روایت کے مطابق باغیان کوفہ و مصر اور بصرہ، حضرت زبیر حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس باری باری گئے مگر انہوں نے ان کو کھلے لفظوں میں مردود قرار دیا۔ پھر سیدنا علیؓ کی خدمت میں آئے تو مالک الاشر نے سب سے پہلے سیدنا علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی کہ جب کہ یہ شخص قتلِ عثمان میں بڑے مکروہ کردار کا حامل تھا۔ اس کے بعد تمام باغیوں نے بیعت کی!

سیدنا زبیرؓ نے فرمایا

انما با بیعت علیاً واللج علی عنقی والسلام۔ (۸)

پھر وہ مکہ میں چلے گئے اور وہاں چار ماہ قیام کیا اس روایت کے مطابق ان کے بعد سیدنا طلحہ نے بھی بیعت کی تو لوگوں نے

انا للہ و انا الیہ راجعون

پڑھا اور دکھ کا اظہار کیا۔ اس روایت کے مطابق ۳۳ ذی الحجہ کو سلسلہ قائم ہوا۔ پہلی روایت میں ۱۹ ذی الحجہ ہفتہ کا دن دوسری میں ۳۳ ذی الحجہ جمعرات کا دن اور تیسری میں ۲۵ ذی الحجہ جمعہ کا دن ۲۵ھ

سیدنا زبیر اور سیدنا طلحہ دو نون نے اپنی بیعت کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے مجبوراً بیعت کی خوشی سے نہیں۔ حضرت زبیر فرماتے ہیں رسی گردن میں تھی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں تلوار میری گردن پر تھی۔

بہر حال ان مذکورہ بزرگ صحابہؓ کے علاوہ تمام مسلمانوں نے بیعت کی اور اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ سیدنا علیؓ کی خلافت، خلافتِ حقہ تھی۔ مگر خلافتِ علیؓ مساجد النبوة صرف ابوبکر و عمر کی خلافت تھی (رضی اللہ عنہم) اور ایک خواب کے مطابق سیدنا علیؓ کے دور خلافت کے بارے میں

ثم یونتی الیہ المک من یشاء۔

سے عہد علیؓ کو بھی لفظِ ملوکیت سے مراد رکھا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ لفظِ ملوکیت اسلامی اصطلاحات میں پسندیدہ اور مبارک اصطلاح ہے۔ منشی اور ناپسندیدہ ہرگز نہیں۔ جیسا کہ سید مسعودی اور قاضی مظہر وغیرہ نے اس کو غمی رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔

اس قماش کے تمام لوگوں کا رویہ بہر نوع قابلِ نفرت ہے۔

سیدنا زبیرؓ نے سیدنا طلحہؓ کی بیعت کے بارے میں سیدنا اسامہ بن زیدؓ نے ایک مجمع میں پوری جرات کے ساتھ فرمایا

بل کانا مکرہین (۹)

بلکہ وہ دونوں بیعت کے لئے مجبور کئے گئے تھے۔

"امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کا پہلا خطبہ خلافت"

حمد الله واثى عليه ثم قال ان الله تعالى انزل كتاباً هادياً بين فيه الخير والشر فخذوا بها ولخير ودعوا للشر۔ ان الله حرم حراماً مجبوله، وفضل حرمة المسلم على الحرم كلها و شد بالاخلاص والتوحيد حقوق المسلمين، والمسلم من مسلم المسلمون من لسانه ويده الا بالحق لا يحل لمسلم اذن مسلم الا بما يجب۔ بادروا امر العامة وخاصة احدكم الموت فان الناس امامكم وانما خلفكم الساعة تحذوبكم فتخفون تلحقوا۔ فانما ينتظر الناس اخراهم، اتقوا الله عبادہ فى عبادہ وجلادہ فانكم مسئولون حتى عن البقاع والبهائم ثم اطيعوا الله ولا لعصوه، واذا رايتم الخير فخذوه، واذا رايتم الشر خذوه (واذ كروا اذا تم قليل مستضعفون فى الارض) القرآن (۱۰)

اللہ کی حمد ثنا کے بعد آپ نے فرمایا بے شک اللہ نے ہدایت دینے والی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں خیر و شر کو واضح کیا ہے پس تم خیر کو تمام لو اور شر کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ نے مجبول حرم کو حرام کیا ہے۔ اور مسلمانوں کی حرمت کو تمام مقدسات پر ترجیح دی ہے۔ اور مسلمانوں کے حقوق کو اخلاص اور توحید سے پابند کیا ہے۔ اور مسلمان وہ ہے کہ حق کے سوا مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہی۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو واجب اذیت کے بغیر ایذا نہیں پہنچا سکتا۔ لوگوں کے کاموں کی طرف سبقت کرو۔ تم میں سے کسی کو بھی موت آئے تو یہ خاص بات ہے۔ بلاشبہ لوگ تمہارے سامنے ہیں۔ اور قیامت تمہارے پیچھے ہے جو تمہیں ہانک رہی ہے۔ پس تم ہلکے پھلکے ہو جاؤ۔ اور باہم مل جاؤ۔ لوگوں کی آخری گھڑی منتظر ہے۔ اللہ کے بندوں اور ان کے شہروں کے بارہ میں ڈرتے رہو۔ تم سے اراضی اور جانوروں کے متعلق پوچھا جائیگا۔ اللہ کی اطاعت کرو نافرمانی نہ کرو۔ جب تم خیر دیکھو تو فوراً اپنا لو۔ اور جب شر دیکھو تو فوراً چھوڑ دو۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب تم ضعیف و ناتواں تھے زمین میں اور بہت تھوڑے تھے۔ (القرآن)

چونکہ سیدنا علیؓ کی بیعت کی ابتداء کرنے والے مصری، کوفی اور بصری باغی ہی تھے جنہیں سیدنا علیؓ خوب پہچانتے تھے۔ مگر حالات کی سنگینی اور کتابت سے کچھ مختلف تھے۔ اس لئے سیدنا علیؓ نے (۱) مسلمانوں کی عام حرمت (۲) ان کی اطلاق کی حرمت (۳) ان کے خون کی حرمت (۴) اختلافات کے باوجود نفسی، شخصی اور منصبی حرمت کی بھی نصیحت فرمائی۔ (۵) انہیں سمجھایا اور قائل کرنے کی کوشش کی کہ اب باہمی آویزش کی بجائے مل جل کر رہو۔ (۶) لوگوں کے کام کرو۔ ان کی ضروریات کی کفالت کرو۔ کہ اسی میں اجر ہے۔ اور یہی فریبھی۔ (۷) موت تم پر منڈلا رہی ہے قیامت تمہیں ہانک رہی ہے۔ (۸) انسانوں، زمینوں، جانوروں اور تمام حرمتوں کے بارے میں تم سے پوچھ گچھ ہوگی۔ (۹) سنبھلو اور اپنی ذمہ داریاں پوری کرو۔ (۱۰) دیکھو اللہ

سے ڈرتے رہو۔ نفس کے "احکام" مت ماننا اللہ کا حکم ماننا اسکی نافرمانی نہ کرو۔ (۱۱) خیر اپناؤ اور شر چھوڑ دو۔ قرابت رسول ﷺ اور تربیت رسول ﷺ کی برکات سیدنا علیؑ کے اس خطبہ سے جھلک رہی ہیں اور واضح طور پر دل و نگاہ کو اٹھگی، شعور اور نور بصیرت مل رہے ہیں۔ آج چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی ایک حاکم اور قوم کے لئے یکساں نفع اس سے ملتا ہے۔ مگر براہو اشتری گروہ کا کہ انھوں نے ان میں سے کسی ایک بات پر بھی عمل نہ کیا۔ بلکہ اس کے برعکس است میں فتنہ برپا کیا۔ صحابہ کو قتل کیا۔ ان کا مال لوٹا۔

(۱) سیدہ عائشہ صدیقہ کے مقدس مشن قصاص عثمان کو سبوتاژ کیا۔ ان پر شیخون مارا اور سیدنا علیؑ کی مصالحت کی تمام تدابیر فتنہ و فساد اور خون ریزی کے سپرد کر دیں۔ (۱۱)

(۲) سیدنا طلحہ کو شہید کیا (۱۲)

(۳) سیدنا زبیر کو شہید کیا (۱۳)

(۴) سیدنا عمار بن یاسر کو شہید کیا (۱۳)

(۵) سیدنا علیؑ کے خطبہ جنگ جمل کے بعد مالک الاشتر نے کہا کہ اگر علی ہمارے ساتھ راست نہ رہے تو

الحقنا علیاً بعثمان

کہ علی کو بھی عثمان سے ملا دیں گے۔ (۱۵)

(۶) وہ سیدہ عائشہؓ اور ان کے گروہ کو باطل اور باغی تصور کرتے تھے اور ان کے ساتھ باغیوں جیسا سلوک کرنا چاہتے تھے۔ مگر سیدنا علیؑ نے فرمایا۔

ایہا الناس امسکوا عن ہولاء القوم ایذیکم والسنتکم

لوگو اپنے ہاتھ اور زبانیں روکو اور عائشہ کے گروہ کو کچھ مت کہو۔ (۱۶)

(۷) اور یہ کہ جب سیدنا علیؑ نے جمل و صفین کے مقتولین کا جنازہ پڑھایا اور حضرت معاویہ سے صلح کی اور ثالثی قبول کی تو انہی قاتلین عثمان نے سیدنا علیؑ کے خلاف بغاوت بھی کر دی۔ (۱۷) اور اہتمام و دشنام کی انتہا کر دی۔

(۸) پھر جب سیدنا حسنؑ اور سیدنا حسینؑ نے سیدنا معاویہؓ کی بیعت کی تو انہی قاتلین عثمان نے سیدنا حسنؑ کو زخمی کیا۔ انہیں سنت ست کہا۔ اور ان کی بہت بے عزتی کی (۱۸)

(۹) مالک الاشتر، حکیم بن جبلة، شریح ابن اونی، عبداللہ ابن سبا، سالم بن ثعلبہ، غلاب ابن الصیثم باغیوں کے روسا نے جب نافرمانیوں کی حد کر دی تو سیدنا علیؑ نے با آواز بلند فرمایا

لعن اللہ قتلۃ عثمان

قاتلین عثمان پر اللہ کی لعنت ہو۔ (۱۹) دوسری جگہ فرمایا

اللہم العن قتلۃ عثمان (۲۰)

(۱۰) اسی مالک الاشر نے عبداللہ بن زبیر کو جنگ جمل میں شدید زخمی کیا۔ آپ کے جسم پر ۳۲ زخم تھے۔ آپ نے بڑی پامردی۔ استقامت، باہمت اور شجاعت کے ساتھ ان موذیوں کا مقابلہ کیا۔ اور سیدہ کائنات ام المؤمنین عائشہ صدیقہ المہیر اسلام اللہ علیہم کے دفاع کا حق ادا کر دیا۔

(۱۱) سیدنا علیؑ نے اصحاب عائشہ صدیقہ کا مال اسباب انہیں واپس کیا تو یہ اشتری سہائی سیدنا علیؑ پر طعنہ زنی کرنے لگے

"کیف یحل" لنا دما نهم و لاتحل لنا اموا لهم" (۱۲)

ان کا مال ہمارے لئے حلال نہیں تو ان کا خون بہانا ہمارے لئے کیسے حلال ہے؟ جب یہ بات سیدنا علیؑ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا "تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ عائشہ اس کو حصہ میں لے؟ نہ ان کے ہاتھ سے سلامتی پھیلی نہ ان کی زبان سے" میں نے نمونہ کے طور پر سبائیوں اور اشتریوں کی بدکاریاں گنوائی ہیں سیدنا علیؑ کی گیارہ نصیحتیں تھیں، انہیں کے مقابلہ میں ان کی گیارہ عہدیاں، نافرمانیاں، اور خباثیں ذکر کی ہیں اگر ان کی دناستوں اور شرارتوں کا ذکر مقصود ہوتا تو اس کے لئے کئی صفحات درکار ہیں! میری حیرانی اس وقت اور بھی بڑھ گئی جب میں نے سید مودودی اور قاضی مظہر حسین کو ان کی بدکاریوں سے چشم پوشی کرتے دیکھا میں نہیں سمجھ سکا ان دونوں "محققوں" کو ان سبائی اور اشتری بدکاروں سے کیوں محبت ہے!

سیدنا علیؑ مرتضیٰ کپورا دور حکومت ان ریشہ دوانیوں کی بھینٹ چڑھ گیا اگر یہ لوگ سیدنا علیؑ کے اور مسلمانوں کے خیر خواہ ہوتے تو آپ کی ہدایات پر عمل کرتے عوام اور خواص کے ساتھ وہی رویہ اختیار کرتے جو پہلے ہی دن خطبہ میں فرمایا آپ نے تو عام انسانی حقوق کے بارے میں وہ بات فرمائی ہے جو آج اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر میں بھی نہیں مگر انہوں نے اکابر صحابہ کے منصب و حقوق کی بھی پرواہ نہیں کی، اسے کاش وہ ظالم ایسا نہ کرتے۔۔

حوالہ جات:

- ۱- البدایہ ص ۲۲۳، ج ۷۔۔ ۲- البدایہ ص ۲۲۳، ج ۷۔ ۳- البدایہ ص ۲۲۳۔۔ ۴- ایضاً ۵- ایضاً ۶- ص ۲۲۵
- ۷- ص ۲۲۶۔ ۸- سیدنا ظلو نے بھی فرمایا! باہمت و عزم و شجاعت علیؑ عقی۔ البدایہ ص ۲۲۳، ج ۷۔ (۹) البدایہ ص ۲۳۳
- ج ۷۔ (۱۰) البدایہ ص ۲۲۷۔ ۲۲۸، ج ۷۔ (۱۱) البدایہ ص ۲۳۰، ج ۷۔ (۱۲) البدایہ ص ۲۳۹۔ ۲۴۰، ج ۷۔ (۱۳) ص ۲۴۲۔
- (۱۴) ص ۲۴۲۔ (۱۵) ج ۷، ص ۲۳۹۔ (۱۶) ج ۷، ص ۲۳۹۔ (۱۷) ص ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔